B.A Urdu (H) Part-1

Paper - || (Prose)

Topic: Darama Anar Kali

Notes By:

Dr. Masroor Haidri

Department of Urdu,

J.K College, Biraul, Darbhanga

ڈرامہ ''انارکلی'' کا تنقیدی جائزہ

ڈراما انارکلی" امتیاز علی تاج کا مشہور و معروف ڈراما ہے، اس ڈرامے کو تاج نے 1922 ہی میں لکھا تھا مگر اس کی اشاعت پورے دس سال بعد 1932 میں ہوسکی۔ ڈراما" انارکلی" کا قصہ حقیقی نہیں ہے بلکہ یہ ایک فرضی کہانی ہے۔

پلاٹ:

پلاٹ واقعہ کی بنیاد ہوتی ہے انارکلی کا پلاٹ بہت ہی دلکش اور دلچسپ ہے جس کی وجہ سے پڑھنے والے کی دلچسپی شروع سے آخر تک قائم رہتی ہے۔ اس میں شہنشاہ اکبر کے محل کا منظر پیش کیا گیا ہے۔ ڈرامے کا مختصر کہانی یوں ہے کہ دربار اکبر میں ایک کنیز "دل آرام" ہے جو شہزادہ سلیم سے محبت کرتی ہے اور شہزادہ سے شادی کر کے ملکہ بننے کا خواب دیکھتی ہے۔ ایک بار دل آرام بیمار پڑ جاتی ہے اور اس کی جگہ خدمت کرنے کے لئے "نادرہ" نام کی خوبصورت اور معصوم لڑکی آتی ہے جو اکبر کو خوش کرتی ہے جس پر اکبر اسے انارکلی کا خطاب دیتے ہیں، اکبر کا شہزادہ سلیم اس پر عاشق ہوجاتا ہے اور انارکلی بھی دھیرے دھیرے اس کی محبت میں پگھل جاتی ہے۔ دل آرام یہ جان کر اس کے پیچھے پڑ جاتی ہے ایک روز تنہائی میں سلیم سے اپنی محبت کا اظہار بھی کر دیتی ہے مگر سلیم اس کی محبت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیتے ہیں، اب دل آرام انتقام لینے کے فراق میں آجاتی ہے۔ محل میں جشن نوروز کے موقع پر انارکلی سے ملنے کے لیے کی راہ نکلتی ہے اور ساتھ ہی ایک بڑا سا شیشہ اکبر کے سامنے اس طرح نصب کر دیتی ہے کہ انارکلی اور سلیم کے اشارے دیکھے جاسکتے ہیں۔ رقص کے قبل ہی دل آرام انارکلی کو شراب پلا دیتی ہے جس کی وجہ سے وہ بے خودی میں اور

نشے میں اپنے عشق کا اظہار کر بیٹھتی ہے۔ اکبر نے جب سلیم اور انارکلی کو اشارے، اشارے میں اظہار محبت کرتے دیکھا تو انہوں نے "انارکلی" کو گرفتار کروالیتا ہے اور آخر میں دیوار میں زندہ چنوادی جاتی ہے۔

انارکلی کا یہ قصے کا تاریخی حیثیت بے بنیاد ہے۔ اس تعلق سے امتیاز علی تاج خود کہتے ہیں، ''میرے ڈرامے کا تعلق محض روایات سے ہے بچپن سے "انارکلی" کی فرضی کہانی کے سنتے رہنے سے حسن وعشق، ناکامی و نامرادی کا جو ڈراما میرے تخیل نے مغلیہ حرم کے شان وشوکت میں دیکھا اس کا اظہار ہے۔''

بہر حال اگر اس ڈرامے کی تاریخی اہمیت سے ہٹ کر دیکھا جائے تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ انارکلی فنی عروج اور دلفریب ادبیت کا خوبصورت امتزاج ہے۔ زبان کی خوبی، بندش الفاظ، چست مکالمات اور برجستگی نے ڈرامے کو پروقار بنا دیا ہے۔ اکبر، سلیم اور انارکلی اس ڈرامے کے کلیدی کردار ہیں۔ دل آرام، ثریا، مہارانی، بختیار، مروارید اور انارکلی کی بوڑھی ماں ایسے ضمنی کردار ہیں جو تذبذب، تجسّس اور کشمکش کو آگے بڑھانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ مصنف کا کمال ہے کہ اس نے ان ضمنی اور چھوٹے کرداروں کو بھی اپنے زورِ قلم کے بل بوتے پر ڈراما انارکلی کے شاندار کردار بنا کر پیش کیا ہے۔ کردار نگاری کے اعتبار سے ڈراما نگار نے ایسے ادبی اور فنی لوازمات کا خیال رکھا ہے کہ کسی کردار کے قول وفعل میں تضاد محسوس نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ انارکلی میں کردار نگاری اعلیٰ پیمانے کا ہے۔

مکالمہ نگاری:

جہاں تک انارکلی کے مکالموں کا تعلق ہے تو یہ بھی بڑے جاندار اور پروقار ہیں۔ اس ڈرامے کا ہر کردار موقع و محل کے مطابق گفتگو کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انارکلی کے مکالمے پڑھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ مکالمہ نگاری کے سلسلے میں مصنف نے کرداروں کی نفسیات اور ان کی ذہنی سطح کا خاص خیال ہے۔ ایک کامیاب مکالمہ نگار کی حیثیت سے امتیاز علی تاج نے اپنے کرداروں کے عادات واطوار، ان کے مزاج اور سوچ کو بخوبی پیش کیا ہے۔ اس لیے ان کے مکالموں میں ہر کردار اپنی انفرادیت کے ساتھ سامنے آتا ہے۔

یہ ڈراما کسی ایک فرد کا المیہ نہیں بلکہ اکبر اعظم، سلیم، دلآرام اور انارکلی سبھی کا المیہ ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کردار کے حسب حال ہم اسے کم یا زیادہ المیہ قرار دے سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر ڈراما "انارکلی" اردو ادب سب سے کامیاب اور شاہکار ڈراما ہے، امتیاز علی تاج نے اپنی فنکارانہ صلاحیت سے اس میں بہت ہی خوبصورت ڈرامائی کیفیت پیدا کیا ہے۔